قرآن مجید کے تناظر میں بعثتِ نبوی ﷺ کا "سہ نکاتی" اصلاحی پروگرام

ڈاکٹر عتیق الرحمٰن
فاضل، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن
اسکوارڈن لیڈر، پاکستان فضائیہ

قرآنی تناظر میں علم زندگی اور جہالت موت ہے۔

اَفَمَنْ کَانَ مَیْتاً فَاَحْیَیْنَاهُ وَجَعَلْنَالَهُ نُوراً یَمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ کَمَنْ مَثَلُهُ فِی الظُّلُمَاتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا (۱)

ترجمہ: کیا وہ شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندگی بخشی اور اس کو وہ روشنی عطا کی جس کے ذریعے وہ لوگوں کے درمیان زندگی کی راہ طے کرتا ہے، اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے ؟ جو تاریکیوں میں پڑا ہو اور کسی طرح ان سے نہ نکلتا ہو۔

اس لئے اللہ تعالی نے تخلیق کے ساتھ ہی انسانی ساخت میں حصول علم کے تمام تر ذرائع ودیعت رکھ دیئے جس نے عام حیوانات کے مقابلہ میں انسان کو ایک تعلیمی حقیقت بنا دی۔ Biological Analaysis سے بھی یہ بات واضح ہے کہ انسان کا تخلیقی مادہ تمام تر علوم اور معارف سے یکسر خالی ہے۔ قرآن مجید نے اس حقیقت سے یوں پردہ اُٹھایا ہے:

وَاللهُ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِکُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ شَیئاً وَ جَعَلَ لَکُمْ السَّمْعَ وَالاَبْصَارَ وَالاَفْئِدَةَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۔(۲)

ترجمہ: اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اس نے تمہیں کان دیے، آنکھیں دیں اور سوچنے والے دل دیے، اس لئے کہ تم شکرگزار بنو۔

تعلیمی حقیقت کے اس پس منظر میں تخلیق آدم کے ساتھ ہی اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم عطا فرمایا۔ قولہ تعالیٰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الاَسْمَاءَ کُلَّهَا ترجمہ: ’’ اور اللہ نے آدم کو تمام چیزوں کے ناموں کی تعلیم دی‘‘۔ (۳)

قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہے کہ آدم اور علم کا تلازم روزآفرینش سے اتنا مضبوط ہے کہ گویا آدم کسی لمحہ تعلیمات الٰہی سے محروم نہیں رہا۔ آدم اپنی تخلیق میں جس طرح ایک خاص نقطہ ء آغاز رکھتا ہے بعینہٖ علمی میدان میں بھی ایک واضح نقطہ ء آغاز رکھتا ہے۔ سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی آیات اسی حقیقت کی منظر کشی کر رہی ہیں:

الرَّحْمٰنُ۔عَلَّمَ القُرْآنَ۔خَلَقَ الاِنْسَانَ عَلَّمَهُ البیَانَ۔الْشَّمْسُ والقَمَرُ بِحُسْبان۔(۴)

ترجمہ: ’’نہایت مہربان (خدا) نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے، اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا، سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں‘‘۔

آدم کی تخلیق کا مرحلہ مکمل ہوتے ہی اللہ نے قوت گویائی سے نوازا، اگلے مرحلے میں علم الاسماء عطا کیا۔ مولانا شہاب الدین ندویؒ لکھتے ہیں کہ "آدم علیہ السلام کو جو علم الاسماء عطا کیا گیا وہ مظاہر کائنات کے طبیعی خواص Physical Sciences، کے اغراض ومقاصد اوراس کے استقرائی نتائج پر مبنی تھا" (۵) یہی تعلیمی پروگرام آگے چل کر انبیاء کرام کی بعثت کا بنیادی مشن قرار دیا گیا۔ سلسلہ انبیاء کے تتمہ میں خاتم الانبیا ﷺ کو پہلی وحی یعنی سورۃ

العلق کی ابتدائی آیات ہی میں، تعلیم، ذرائع تعلیم کے استعمال اور نتائج تعلیم کے حصول کا حکم دیا گیا، دوسری طرف آپ ﷺ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ " میں تمہارے لئے معلّم" یعنی تعلیم دینے والا" بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔یہی وہ عالمی مشن تھا جسے منشور بنا کر آپ ﷺ حراء کے بے آب و گیاہ پہاڑ حراء سے اُتر کر مکہ والوں کے پاس تشریف لائے۔ بقول مولانا حالیؒ

اُتر کر حراء سے سُوئے قوم آئے
اور اک نسخہ ء کیمیا ساتھ لائے

مولانا مناظر احسنؒ گیلانی اسی تناظر میں لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی پہلی وحی" پیام علم" تھا جو بعثتِ نبوی ﷺ کا منشور قرار پایا جس میں اللہ نے حصولِ علم کا بنیادی حکم دیا تو اگلی آیات میں علم کی بیماریوں کا ذکر فرمایا قولہ تعالیٰ کلا اِنّ الانسان لیطغٰی اَنْ رَاہ استَغْنٰی ُاور بعد والی آیات میں اس بیماری کی تشخیص اور علاج بھی بتا دیا قولہ تعالیٰ وَاِنّ الی رَبِکَ الرُجْعٰی۔ جو اس منشور کی جامعیت پر واضح دلیل ہے۔(٦)

قرآنی اسلوب اس مضمون کو جگہ جگہ مختلف پیرایوں میں مختلف تعبیرات کے ساتھ بیان کرتا ہے۔سورۃ الجمعۃ میں ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الاُمِّیِیْنَ رَسُوْلاً مِنهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمْ الكِتَابَ وَالحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔(٧)

ترجمہ:وہی ہے جس نے اُمیّوں کے اندر ایک رسول اُنہیں میں سے اٹھایا جو انہیں اُس کی آیات سناتا ہے، اُن کی زندگی سنوارتا ہے اور اُن کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

مذکورہ بالا آیت میں لفظی حیثیتوں کے علاوہ آپ ﷺ کی معنوی حیثیت کو تین نکاتی اصلاحی پروگرام کے عنوان سے تعبیر فرمایا:

اوّل: تعلیم
دوم: تہذیب اخلاق
سوم: فروغ تعلیم

قرآنی تناظر میں یہ وہ " سہ نکاتی اصلاحی پروگرام" ہے جو آپ ﷺ کی بعثت کا عالم گیر مقصد ٹھہرایا گیا ہے۔

اسی "سہ نکاتی پروگرام" پر بعثت نبوی ﷺ کے تیرہ سالہ مکی اور دس سالہ مدنی دور میں آپ ﷺ نے ایسا صحت مند معاشرہ قائم فرمایا جس معاشرہ کا ہر فرد تعلیم، تہذیب اور اخلاق کے اُفق پر درخشندہ ستاروں کی مانند نمودار ہوا۔یہی تعلیم یافتہ، تہذیب یافتہ اور فروغِ تعلیم کی دل دادہ جماعت جوآگے جا کر فروغ تعلیم کا فریضہ / جذبہ لے کر پوری دنیا کے لئے ہادی بن گئی۔ جس جماعت کے لئے آپ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ ہی میں یہ تعریفی جملہ اوراس جماعت کی آئینی حیثیت بتانے کے لئے یہ جملہ ارشاد فرمایا:

اَصْحَابِی کالنُّجوم بأيّهمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُم (٨) (میرے سارے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے)اور اللہ نے سورۃ الحجرات میں یوں تعریف فرمائی:

اُؤلئكَ الّذينَ امْتَحَنَ الله قُلُوْبَهُمْ للتَّقْوٰى ۔(٩)

ترجمہ: یہ حقیقت میں وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو
اللہ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے"۔

مندرجہ بالااقتباسات سے یہ سمجھنے میں دیرنہیں لگتی کہ تعلیم انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی کے اصلاح کا وہ پروگرام ہے جس کے لئے اللہ نے انبیاء کرام کا سلسلہ چلایا کہ خدا کی زمین پر خدائی احکامات اور مرضیات کے مطابق زندگی گزاری جاسکے۔اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ قومیں علمی اور فکری پختگی کے نتیجہ میں دنیا میں امامت و سیادت کے درجے پر فائز ہوتی ہیں۔تعلیم یافتہ قومیں دنیا کے اُفق پر ایک خاص شان وشوکت کے ساتھ اُبھرتی ہے جس کے بدولت وہ اپنا مذہبی وقومی تشخص کا لوہا منواتی ہے۔اسی طرح تہذیبی واخلاقی اقدار میں پختگی سے،من حیث القوم،قلبی اورفکری استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جب کہ "فروغِ تعلیم" کے فقدان سے اُمت اپنے علمی ورثہ سے محروم ہوجاتی ہے۔نتیجتاً علمی ورثہ سے محروم قومیں جلد یا بدیر دنیا کے نقشے سے مٹ جاتی ہیں۔اس

لئے بعثت نبویﷺ کا محور بیک وقت یہی" سہ نکاتی ایجنڈ" قرار پایا جس میں تعلیم کو کلیدی حیثیت حاصل رہی جو اگلے مرحلے میں جا کر تہذیب و اخلاق پر منتج ہوا۔ اس process کو جاری و ساری رکھنے کے لئے آپﷺ نے اُمت کو" فروغ تعلیم " کا فرض سونپ دیا تاکہ تعلیم اُمت کے لئے طبیعت ثانیہ بن جائے۔
قرآن مجید کے اس " سہ نکاتی پروگرام" کی ایک اور حسین تعبیر:شریعت ، طریقت، اور سیاست ہے گویا آپﷺ نے تعلیمات الٰہی کی روشنی میں اُمت کو شریعت دی یعنی " زندگی گزارنے کا طریقہ" ۔ عقائد سے لے کر عبادات، معاملات اور اخلاقیات کے زریں اُصول دیئے جس پر بعد میں اُمت نے علم طریقت کی بلند و بالا عمارتیں تعمیر کیں۔ اگلے ہی مرحلے میں ایسا صحت مند معاشرہ وجود پذیر ہوا جس کے افراد نے سیاست ہو یا حکومت، امامت ہو یا عدالت، سپہ گری ہو یا بین الاقوامی سفارت کاری ،تمام شعبہائے زندگی میں پوری دنیا کے لئے نہ صرف راہنما اُصول وضع کیے بلکہ چشمِ فلک نے اُن کا عروج دیکھا۔
قرآن مجید کے اِس"سہ نکاتی پروگرام" کا آپس میں تلازم اس کیمیاوی بانڈ(bond) کے مترادف ہے ۔ جس کے دائرہ (shell) میں پیدا ہونے والا ارتعاش اور اضطراب کسی بڑے عمل پر منتج ہونا یقینی ہوتا ہے ۔ بعینہٖ" قران مجید کے اس سہ نکاتی پروگرام" میں معمولی اضطراب بھی معاشرہ میں قومی سطح سے لے کر بین الاقوامی سطح تک افراط وتفریط پر منتج ہوتا ہے اورفکری ونظریاتی انحطاط کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوتا ہے۔قرآنی تناظر میں انبیاء کا مشن اس سہ نکاتی پروگرام کے ذریعے اُمت کو فکری غلامی سے نجات دلانا ہوتا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے اسی منشور کو رکھا :فا تیاہ فقولا اِنا رسولا ربك فارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبھم قد جئناك بایة من ربك والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ(۱۰)۔ اور اسی طرح آپﷺ کے مشن کو بھی صحابہ کرامؓ نے انہی الفاظ میں تعبیر فرمایا: **"لنخرج من شاء من عبادة العباد الی عبادہ اللہ "**(۱۱)
گویا معاشرہ میں علم کا چراغ روشن نہ ہو تب تک معاشرہ میں حرکت پذیری اور تعمیری فکر کو یقینی نہیں بنایا جاسکتا ہے۔یہی وہ روایتی علمی ورثہ ہے جس کے نتیجہ میں قوموں کی تہذیبیں اور روایات رقم ہوتی ہیں۔جس کے بل بوتے پر قومیں دنیا کی امامت اور سیادت کے درجے تک پہنچتی ہیں ۔جب کہ اِن اساسی اُمور (سہ نکاتی پروگرام)سے دوری قوم وملت کی سیادت کے لیے عرفی موت کے مترادف ہوتی ہے اور ایسی قومیں جلد یا بدیر دنیا کے نقشے سے مٹ جاتی ہیں۔
اس عظمتِ رفتہ کی بحالی کا ایک ہی آفاقی اُصول ہے کہ اپنی گمشدہ میراث کے حصول کو دوبارہ یقینی بنایا جائے۔جس کا راستہ امام مالکؒ نے یہ کہہ کر ارشاد فرمایا: لا یصلح ھذہٖ الامة الا ّ بما صلح بہٖ اوّلھا۔(۱۲) کہ اُمت مسلمہ مسلم فکر کے اسالیب اور مناہج کو اپنائے جن کا محور یہی سہ نکاتی پروگرام ہو جو انبیاء کی بعثت کا مقصد قرار دیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں ایک آزاد اسلامی معاشرتی ،عمرانی نظام یقینی ہے جو داخلی اور خارجی دونوں سطحوں پر قوموں کی خود مختاری،قومی وحدت اور ترقی کا ضامن ہوتا ہے۔

کتابیات

(۱)سورۃ انعام،آیت ۱۲۲(۲)سورۃ النحل،آیت ۷۸(۳)سورۃ البقرہ،آیت ۱۳۱(۴)سورۃ الرحمٰن آیت ۴-۱۔(۵)اسلام کی نشاۃ ثانیہ قرآن کی نظر میں مولانا شہاب الدین۔(۶)پاک و ہند کا نظام تعلیم،مناظر احسن گیلانی(۷)سورۃ الجمعۃ آیت ۲(۸)سنن ابن ماجہ،باب فضل العلماء ص ۲۱(۹)سورۃ الحجرات،آیت ۳(۱۰)(۱۱)البدایۃ والنھایۃ ۶۲۲/۹(۱۲)الشفاء للقاضی عیاض،۸۸/۲

اُتر کر حراء سے سُوئے قوم آئے

اور اک نسخہء کیمیا ساتھ لائے